نمازی کے آگے سے گزرنا گناہِ کبیرہ یا صغیرہ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازی کے آگے سے گزرنا گناہِ کبیرہ ہے یا صغیرہ؟

سائل: غلام رسول (فیصل آباد)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نمازی کے سامنے سے بغیر سُترے کے گزرنا مکروہِ تحریمی، ناجائزاورگناہِ صغیرہ ہے کہ فقہائے کرام نے صراحت فرمائی کہ ہر مکروہ تحریمی گناہِ صغیرہ ہے اوراگر نمازی کے سامنے سترہ موجودہو، اس کے باوجود کوئی شخص جان بوجھ کرسترے اور نمازی کے درمیان سے گزرے، تو یہ سخت مکروہ وگناہ ہوگا، ہاں اگرکوئی شخص قصداً باربار اس فعل کا ارتکاب کرے، تواس کے حق میں یہ فعل کبیرہ بن جائے گا، کیونکہ صغیرہ پراصرار اسے کبیرہ بنادیتا ہے۔

یادرہے! بیان کردہ حکم مکان یاچھوٹی مسجد (آج کل عام مساجد مسجدِ صغیر یعنی چھوٹی مسجد ہی کے حکم میں ہیں) کے متعلق ہے کہ ایسی جگہ نمازی کے قدموں سے دیوارِقبلہ تک بغیر سترہ گزرنا، جائزنہیں، البتہ میدان یا مسجدِ کبیر (یعنی بڑی مسجد، جیسے مسجدِ اقصیٰ، مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی) میں نمازی کے قدم سے مَوضعِ سجود تک گزرنا، جائزنہیں، موضعِ سجود کے باہر سے گزرسکتے ہیں۔ موضعِ سجود سے مرادیہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دورتک نگاہ پھیلے وہ موضعِ سجود ہے، میدان یا مسجدِ کبیر میں اس حدِنگاہ کے باہر سے گزرسکتے ہیں۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کی شدیدمذمت بیان ہوئی ہے، جیساکہ صحیح بخاری میں ہے: ”إذا صلى أحدكم إلى شيء يستره من الناس، فأراد أحد أن يجتاز بين يديه، فليدفعه، فإن أبى فليقاتله، فإنما هو شيطان“ ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیزکی طرف رخ کرکے نمازپڑھ رہاہوجواس کے لیے لوگوں سے سترہ بن سکتی ہو (یعنی سترے کے سامنے نمازپڑھ رہاہو) پھرکوئی اس کے سامنے سے گزرنا چاہے، تووہ اسے اپنے سامنے سے ہٹادے اگرگزرنے والا نہ مانے، تواس سے جھگڑا کرے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(صحیح البخاری، جلد1، صفحہ108، مطبوعہ دارطوق النجاۃ، بیروت)

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں ہے، واللفظ للاوّل: ”قال ابو جهيم: قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم: لو يعلم المار بين يدی المصلی ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه۔ قال ابو النضر: لا ادری اقال اربعين يوما

او شهرا او سنة"ترجمہ: حضرت ابوجہیم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کیا گناہ ہے، تو اس کے لیے چالیس تک ٹھہرنا سامنے گزرنے سے بہتر ہوتا۔ ابو نصر کہتے ہیں کہ مجھے خبر نہیں کہ چالیس دن فرمائے یا مہینے یا سال۔ (صحیح بخاری، جلد1، صفحہ 108، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: "قال الطحاوی: المراد اربعون سنة لا يوما ولا شهرا نقله الطيبي"ترجمہ: امام طحاوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ لکھتے ہیں: چالیس سے مراد چالیس سال ہیں، نہ کہ چالیس دن یا مہینے، اِسی کو امام طیبی نے نقل کیا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ 642، مطبوعہ بیروت)

نمازی کے سامنے سے گزرنا، مکروہ تحریمی ہے اور سترہ موجود ہو، اس کے باوجود قصداً سترے اور نمازی کے درمیان سے گزرنا، سخت مکروہ ہے، جیسا کہ مشہور فقیہ و محدث علامہ بدرالدین عینی حنفی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ لکھتے ہیں: "والمرور بين يدي المصلي مكروه إذا كان إماما أو منفردا أو مصليا إلى سترة، وأشد منه أن يدخل المار بين السترة وبينه"ترجمہ: نمازی امام ہو، منفرد ہو یا سترہ کی طرف رخ کرکے کوئی نماز پڑھ رہا ہو، تینوں صورتوں میں نمازی کے سامنے سے گزرنا، مکروہ (تحریمی) ہے، البتہ ان سب صورتوں میں سخت حکم اس صورت کا ہے کہ کوئی شخص سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرے۔ (عمدۃ القاری، جلد2، صفحہ 70، مطبوعہ بیروت)

محیطِ برہانی میں ہے: "أن المرور بين يدي المصلي مكروه والمار آثم"ترجمہ: نمازی کے آگے سے گزرنا، مکروہِ تحریمی ہے اور گزرنے والا گناہ گار ہوگا۔ (المحیط البرہانی، جلد1، صفحہ 431، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بحر الرائق، تبیین الحقائق اور رد المحتار میں ہے، واللفظ للاوّل: "أن المار آثم للحديث... وبهذا علم أن الكراهة تحريمية لتصريحهم بالاثم وهو المراد بقوله وإن أثم المار بين يديه"ترجمہ: حدیثِ پاک کی دلالت کی وجہ سے نمازی کے آگے سے گزرنے والا گناہ گار ہوگا، اس سے معلوم ہوا کہ یہ کراہت تحریمی ہے (تنزیہی نہیں)، کیونکہ فقہائے کرام نے گناہ کی تصریح فرمائی ہے اور فقہائے کرام کے اس قول "نمازی کے سامنے سے گزرنا، گناہ ہے" سے تحریمی مراد ہے۔ (البحر الرائق، جلد2، صفحہ 17، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

ہر مکروہِ تحریمی گناہِ صغیرہ ہوتا ہے، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "اور ہر مکروہِ تحریمی صغیرہ اور ہر صغیرہ اِصرار سے کبیرہ۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 524، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مکان یا چھوٹی مسجد اور صحرا یا بڑی مسجد میں نمازی کے آگے سے گزرنے کے حکم کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(و مرور مار فی الصحراء او فی مسجد کبیر بموضع سجوده) فی الاصح (او) مروره (بین يديه) الى حائط القبلة (فی) بيت و(مسجد صغير، فانه كبقعة واحدة (مطلقا)... (وان اثم المار)"ترجمہ: اور صحراء یا مسجدِ کبیر میں اصح قول کے مطابق موضع سجود سے اور گھر یا

مسجدِ صغیر میں دیوارِ قبلہ تک گزرنا کہ یہ ایک ہی حصے کے حکم میں ہے مطلقاً نماز کو فاسد نہیں کرتا، اگرچہ گزرنے والا گنہگار ہو گا۔ (تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ 479 تا 481، مطبوعہ کوئٹہ)

امامِ اہلِ سنت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "نماز اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو، تو دیوارِ قبلہ تک نکلنا جائز نہیں جب تک بیچ میں آڑ نہ ہو، اور صحرا یا بڑی مسجد میں پڑھتا ہو، تو صرف موضعِ سجود تک نکلنے کی اجازت نہیں، اس سے باہر نکل سکتا ہے، **موضعِ سجود کے یہ معنی ہیں** کہ آدمی جب قیام میں اہلِ خشوع و خضوع کی طرح اپنی نگاہ خاص جائے سجود پر جمائے، یعنی جہاں سجدے میں اس کی پیشانی ہوگی، تو نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جب سامنے روک نہ ہو تو جہاں جمائے وہاں سے کچھ آگے بڑھتی ہے، **جہاں تک آگے بڑھ کر جائے وہ سب موضع میں ہے، اس کے اندر نکلنا حرام ہے**، اور اس سے باہر جائز۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 254، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اشکال: آپ نے کہا کہ نمازی کے آگے سے گزرنا، مکروہِ تحریمی ہے، جبکہ اوپر بیان کردہ جزئیہ میں امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے اس کو حرام لکھا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ صرف مکروہِ تحریمی و صغیرہ نہیں ہونا چاہیے؟

جواب: امامِ اہلِ سنت عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کا اس کو کسی مقام پر حرام لکھنا، اس کے کبیرہ ہونے کو مستلزم نہیں، کیونکہ فقہائے کرام علیہم الرحمۃ کے ہاں بہت دفعہ مکروہِ تحریمی پر حرام کا اطلاق کر دیا جاتا ہے، فقہ میں اس کی بہت سی امثلہ و نظائر موجود ہیں، مثلاً:

(1) جمعہ کی اذانِ اوّل کے بعد خرید و فروخت کرنا، مکروہِ تحریمی ہے، لیکن بعض فقہائے کرام نے اس کے لیے حرام کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(2) ایک آدھ دفعہ داڑھی منڈانا یا کتروانا ترکِ واجب ہونے کے سبب مکروہِ تحریمی و گناہِ صغیرہ ہے اور عادت بنا لینا حرام و گناہِ کبیرہ ہے، لیکن فقہائے کرام عموماً اس مکروہِ تحریمی کے لیے بھی حرام کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ ذیل میں جزئیات ملاحظہ فرمائیے۔

مکروہِ تحریمی پر حرام کا اطلاق کیا جاتا ہے، چنانچہ بحر الرائق، الاشباہ والنظائر، درر الحکام شرح غرر الاحکام وغیرہا کتبِ فقہ میں ہے، و اللفظ للاوّل: "ویصح إطلاق اسم الحرام علیه کما وقع في الهدایة" ترجمہ: مکروہِ تحریمی پر حرام کا اطلاق کرنا، درست ہے، جیسا کہ ہدایہ میں وارد ہوا۔ (بحر الرائق، جلد2، صفحہ 168، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

جمعہ کی اذانِ اوّل کے بعد خرید و فروخت کرنا، مکروہِ تحریمی ہے، جب کہ صاحبِ ہدایہ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے اس کو حرام لکھا ہے، چنانچہ ہدایہ میں ہے: "وإذا صعد الامام المنبر جلس وأذن المؤذنون بین یدي المنبر بذلك جری التوارث ولم یکن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم إلا هذا الأذان ولهذا قیل هو المعتبر في وجوب السعي وحرمة البیع والأصح أن المعتبر هو الأول إذا کان بعد الزوال لحصول الاعلام به" ترجمہ: اور جب امام منبر پر بیٹھ جائے، تو مؤذن اذان کہیں، یہی طریقہ متوارثہ ہے اور نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ مبارکہ میں یہی ایک اذان ہوتی تھی، **اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ جمعہ کی سعی اور خرید و فروخت کے حرام**

ہونے کے لیے یہی اذان معتبر ہے، مگر اصح قول کے مطابق پہلی اذان معتبر ہے، جب کہ زوال کے بعد دی جائے، کیونکہ اس سے اعلام کا مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔ (الھدایۃ، جلد 1، صفحہ 84، مطبوعہ داراحیاء التراث، بیروت)

ہدایہ کی عبارت میں علامہ مرغینانی عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ نے مکروہِ تحریمی پر حرام کا اطلاق کیا ہے، جیساکہ غرر الاحکام میں ہے: "قال في الهداية بوجوب السعي وحرمة البيع، لأن البيع وقت الأذان جائز ولكنه مكروه كما تقرر في كتب الفروع والأصول" ترجمہ: ہدایہ میں فرمایا: اذانِ اوّل کے بعد سعی واجب اور خرید و فروخت حرام ہے، حالانکہ اس وقت خرید و فروخت صحیح ہوتی ہے، مگر (یہ عمل) مکروہ (تحریمی) ہے، جیساکہ کتب اصول و فروع میں یہ بات ثابت شدہ ہے۔

غرر الاحکام کی مذکورہ عبارت کے تحت شرح درر الحکام میں ہے: "(قوله وكره البيع) أقول: أي كراهة تحريم (قوله: لأن البيع وقت الأذان جائز) أي صحيح... وقال في البحر إنه يصح إطلاق الحرمة على المكروه تحريما كما وقع في الهداية" ترجمہ: (مصنف عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ کا قول: اذانِ جمعہ کے بعد بیع مکروہ ہے) یعنی مکروہِ تحریمی ہے۔ (اور مصنف عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ کا یہ قول کہ بیع جائز ہے) یعنی: بیع صحیح ہوتی ہے۔ اور بحر میں فرمایا: مکروہِ تحریمی پر حرام کا اطلاق صحیح ہے، جیساکہ ہدایہ میں وارد ہوا ہے۔ (درر الحکام مع شرح غرر الأحکام، جلد 1، صفحہ 140، مطبوعہ داراحیاء الکتب العربیۃ)

ایک آدھ بار داڑھی منڈانا، ترکِ واجب ہونے کے سبب مکروہِ تحریمی و گناہِ صغیرہ ہے، جیساکہ امام اہل سنت عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "(داڑھی) کتروانا یا مُنڈوانا ایک دفعہ کا صغیرہ گناہ ہے اور عادت سے کبیرہ جس سے فاسقِ مُعلِن ہوجائے گا۔" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ 141، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مگر داڑھی منڈانے کو فقہائے کرام مطلقاً حرام لکھتے ہیں، جیساکہ شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی حنفی بخاری رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1052ھ) لکھتے ہیں: "حلق کردن لحیہ حرام است و گزاشتن آں بقدر قبضۃ واجب" ترجمہ: داڑھی منڈانا حرام ہے اور ایک مٹھی کی مقدار چھوڑنا واجب ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد 1، صفحہ 212، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

اور اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ لکھتے ہیں: "داڑھی منڈانا اور کتروا کر حدِ شرع سے کم کرانا، دونوں حرام و فسق ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 06، صفحہ 505، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9594

تاریخ اجراء: 06 جمادی الاولیٰ 1447ھ / 29 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net